امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس:۲۴

دسویں فصل: تحصیل علم میں ورع کی اہمیت

کبھی کبھی ورع اور تقوی ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور وہ ہے خوف خدا۔ لیکن حقیقت میں تقوی کا معنی خوف خدا نہیں ہے اور نہ ہی ورع کا مترادف ہے۔

تقوی ایک باطنی صلاحیت و ملکہ ہے جو انسان کو گناہ کے وقت بچنے کا حکم دیتی ہے اور نگہبان کا کام کرتی ہے۔اور اس کا لازمہ یہ ہے کہ محرمات الہی کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے ملنے والی سزا سے انسان ڈرتا ہے نہ کہ ذات خدا سے ڈرتا ہو کیونکہ ذات اللہ تبارک و تعالی ڈرنے کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس کی عظمت و اقتدار کے سامنے انسان سر تعظیم خم کرلیتا ہے۔

اور ورع تقوی سے بالاتر درجہ کا نام ہے جس میں انسان شبہہ ناک چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے۔

اور ایک طالب علم کو چاہئے کہ طلب علم کے ساتھ زیور ورع سے اپنے آپ کو آراستہ کرے۔تاکہ وہ علم کو صحیح راستہ میں استعمال کرے جس میں اللہ کی مرضی ہو۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے: "جو شخص طلب علم کے ساتھ ورع نہ رکھتا ہو اللہ اس کو تین میں سے ایک مصیبت میں مبتلا کرے گا: جوانی کے عالم میں موت دیدے گا یا اسے کسی دور دراز گاؤں میں ڈال دے گا یا کسی ظالم و جابر حاکم وعہدیدار کی خدمت میں لگادے گا۔ لہذا جس قدر بھی طالب علم کے اندر ورع بڑھتا جائے گا اس کا علم بھی زیادہ نفع بخش ہوگا، اس کی تعلیم آسان ہوگی اور اس کا فائدہ زیادہ ہوگا"۔

ورع کی کچھ مثالیں یہ ہیں کہ انسان شکم سیری سے، زیادہ سونے سے، بے فائدہ باتیں بولنے سے اور حتی الامکان بازار کے کھانوں سے پرہیز کرے کیونکہ بازار کا کھانا نجاست و گندگی سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور ذکر خدا سے دور اور غفلت سے قریب ہوتا ہے کیونکہ غریبوں کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے جبکہ وہ خرید نہیں سکتے ہیں اور انھیں تکلیف ہوتی ہے لہذا اس کی برکت ختم ہوجاتی ہے۔